کا مظاہرہ نہ ہونے دو بلکہ تمام فرق اسلامیہ کے اس متفقہ عقیدہ کو کہ ''قرآن مجید وحی سماوی اور کتاب زمانی منزل من اللہ رسول کا اعجاز ہے۔اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور نہ اس میں ذرہ برابر باطل کا شائبہ ہے اور اس پر ایمان واعتقاد دو کامل تمام مسلمانوں کے اسلام کا جزو اعظم ہے اسے متفقہ صورت پر باقی رہنے دو۔(۲۳)

---

(۲۳) ملخص از تحریف قرآن کی حقیقت ص ۸۷ شائع کردہ مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

- نکاح متعہ قرآن وسنت کی روشنی میں
- نکاح متعہ کیا ہے؟
- کیا پیغمبر اسلامؐ نے نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی ہے؟
- نکاح متعہ کے بارے میں چند واضح احادیث
- علمائے اہلسنت کے معذرت خواہانہ بیانات
- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور نکاح متعہ
- نکاح متعہ کے بار بار حلال اور حرام ہونے کی سرگزشت علمائے اہلسنت کی زبانی
- نکاح متعہ کے جائز وحلال ہونے کا اعلان بار بار کیوں ہوا؟
- کیا نکاح متعہ کئی بار حرام بھی ہوا؟
- نکاح متعہ بعد از زمانہ پیغمبرؐ
- نکاح متعہ کے بارے میں علمائے اہلسنت کے تائیدی بیانات

نکاح متعہ قرآن وحدیث کی روشنی میں:

شیعوں اور اہلسنت کے درمیان نکاح متعہ متنازعہ مسئلہ چلا آ رہا ہے۔شیعوں کا شروع ہی سے یہ دوٹوک اور اصولی موقف رہا ہے کہ نکاح متعہ کا حکم خدا نے قرآن میں نازل کیا۔

پیغمبر اکرمؐ نے صحابہ کرامؓ کو یہ نکاح کرنے کی اجازت دی جس پر بخاری شریف وغیرہ کتب اہلسنت گواہ ہیں حتیٰ کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں بھی یہ نکاح ہوتا رہا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اس کی ممانعت کردی۔ہم آج بھی بڑے ادب سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جس ہستی نے ہمیں اسلام کے احکام بتلائے ہیں۔اگر ان کے فرامین میں نکاح متعہ کا ثبوت موجود ہے تو پھر برادران اہلسنت کو خواہ مخواہ اسے اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے اور ضد چھوڑ دینی چاہیے اور اگر شیعہ یہ ثبوت نہ پیش کرسکیں تو پھر انہیں اپنے موقف پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔اب ہم ذیل میں کتب اہلسنت سے اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔

نکاح متعہ کیا ہے؟

اہلسنت عالم مولانا وحیدالزمان لکھتے ہیں:

> متعہ کا نکاح یہ ہے کہ ایک معیاد معین تک نکاح کرے جیسے ایک دن دو دن ایک ہفتہ ایک ماہ ایک سال تین سال کے لیے۔(۱)

صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی میں نکاح متعہ کی وضاحت اس طرح آئی ہے۔

---

۱) سنن ابن ماجہ ج ۲، ص ۷۶ شائع کردہ مہتاب کمپنی اردو بازار لاہور

نکاح متعہ یہ ہے کہ ایک معین مدت تک ایک مہر پر کسی عورت سے نکاح کرنا اور اس مدت کے بعد وہ نکاح ختم ہو جائے۔(۲)

علامہ عبدالرحمٰن الجزیری لکھتے ہیں:

رہا نکاح متعہ کی حقیقت سو وہ یہ ہے کہ عقد ازدواج میں یہ قید لگائی جائے کہ یہ عقد ایک خاص وقت تک کے لیے ہوگا۔ مثلاً مرد یہ کہے کہ تو ایک ماہ کے لیے اپنے آپ کو میری زوجیت میں دے دے یا میں تیرے ساتھ ایک سال کے لیے نکاح کرتا ہوں وغیرہ (یہ متعہ ہے) خواہ یہ معاملہ گواہوں کی موجودگی میں ہو اور ولی کی شمولیت میں ہو یا اس کے بغیر۔(۳)

واضح رہے کہ بعض علماء اہل سنت نے نکاح متعہ کی تعریف کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ نکاح ابتدائے اسلام میں جائز تھا۔ بعد میں اس کی ممانعت کر دی گئی لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ خود علمائے اہلسنت تسلیم کرتے ہیں کہ نکاح متعہ فتح مکہ کے دن بھی جائز تھا جیسا کہ آئندہ سطور میں تفصیل آ رہی ہے۔

کیا پیغمبرؐ نے نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی ہے؟

گذشتہ سطور میں اس بات کی وضاحت ہوگئی کہ نکاح متعہ اس نکاح کو کہتے ہیں جس میں وقت کی قید لگا دی جائے۔ مثلاً ایک دن ایک سال پانچ سال یا اسی

---

(۲) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴، ص ۱۳ ترجمہ مولانا وحیدالزمان خان از نعمانی کتب خانہ لاہور

(۳) الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۴، ص ۱۶۷ مطبوعہ لاہور

طرح جو بھی مدت ہو۔ اب ہم اہلسنت کی کتب احادیث پر نظر ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کیا پیغمبر اکرمؐ نے صحابہ کرامؓ کو وقتی نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔ سب سے پہلے صحیح مسلم کی حدیث ملاحظہ ہو:

عن عبد الله يقول كنا نغزو مع رسول الله ﷺ ليس لنا نسآء فقلنا الا نستخصي فنهانا عن ذالك ثم رخص لنا ان تنكح المراة بالثوب الى اجل

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جہاد کرتے تھے رسول ﷺ کے ہمراہ اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں اور ہم نے کہا کہ کیا ہم خصی ہو جائیں۔ آپؐ نے ہم کو منع فرمایا اس سے اور اجازت دی ہم کو کہ ایک کپڑے کے بدلے ایک معینہ مدت تک عورت سے نکاح کریں۔(۴)

تھوڑے لفظی اختلاف کے ساتھ یہ حدیث بخاری شریف میں بھی موجود ہیں۔ بخاری میں حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں:

فرخص لنا بعد ذالك ان نتزوج المراة بالثوب ثم قرا

فرمایا تھوڑے یا کم دن کے لیے جس پر عورت راضی ہو جائے نکاح کر لو۔(۵)

---

(۴) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴، ص ۱۲ تا ۱۳ طبع لاہور

(۵) بخاری ج ۲، ص ۷۷۴ شائع کردہ محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

بخاری کا یہ ترجمہ چار مولانا صاحبان کی مشترکہ کاوش کا نتیجہ ہے۔

اب بخاری کی ایک اور شرح کی طرف رجوع کرتے ہیں جو مولانا وحید الزمان حیدر آبادی نے کی ہے وہ حدیث کے آخری فقرہ

فرخص لنا بعد ذالک ان نتزوج المراۃ بالثوب

کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں: (پھر اسی سفر) آپؐ نے ہم کو یہ اجازت دی کہ ایک کپڑا دیکر بھی عورت سے نکاح کر سکتے ہیں یعنی متعہ۔(۶)

مولانا وحید الزمان کے اس ترجمہ سے بات صاف معلوم ہوگئی کہ نبی پاکؐ نے صحابہ کرامؓ کو نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی۔ اس حدیث کی شرح میں حاشیہ پر مولانا وحید الزمان کا عجیب وغریب اعتراف ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتے ہیں:

میں کہتا ہوں اس حدیث سے بھی متعہ کی حلت سفر میں عین ضرورت کی حالت میں نکلتی ہے۔ نہ بے ضرورت حالت حضر میں۔(۷)

ہم کہتے ہیں چلو حالت سفر میں ہی سہی۔ مولانا نے نکاح متعہ کا جائز ہونا تسلیم تو کرلیا اور دوسری بات یہ کہ شیعہ بے چارے بھی تو یہی کہتے ہیں:

نکاح متعہ ضرورت کے وقت جائز ہیں۔ اگر کوئی شخص پاک دامن رہ سکتا ہے تو درست اور اگر حرام کاری میں پڑنے کا ڈر ہو تو

---

۶) تیسر الباری شرح بخاری ج ۶، ص ۱۱۱ مطبوعہ کراچی

۷) تیسر الباری شرح بخاری ج ۶، ص ۱۱۱ مطبوعہ کراچی

شریعت نے یہ راستہ بھی بتایا ہے۔

نکاح متعہ کے بارے میں چند مزید واضح احادیث:

صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ اور حضرت سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہم پر رسول ﷺ کا منادی نکلا اور اس نے پکار کر کہا کہ

ان رسول اللہ ﷺ قد اذن لکم ان تستمتعوا یعنی متعۃ النسآء

رسول اللہؐ نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔(۸)

صحیح مسلم ہی کی دوسری حدیث جو حضرت سلمہؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے۔ اس کے الفاظ اس طرح ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ اتانا فاذن فی المتعۃ

سلمہؓ اور جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو متعہ کی اجازت دی۔(۹)

بخاری شریف کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

انہ قد اذن لکم أن تستمتعوا فاستمتعوا

تم کو متعہ کرنے کی اجازت ہے تو تم متعہ کرلو۔(۱۰)

اوپر والی صحیح مسلم کی حدیث کے الفاظ "ان تستمتعوا" اور بخاری شریف کی

۸، ۹) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴، ص ۱۵، ۱۶ ترجمہ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی مطبوعہ لاہور

۱۰) تیسر الباری شرح بخاری ج ۷، ص ۴۵ شائع کردہ تاج کمپنی

حدیث کے الفاظ ان تستمتعوا فاستمتعوا یعنی تم کو متعہ کرنے کی اجازت ہے تو تم متعہ کرلو۔ ذہن میں رہیں اور اب قرآن کی جس آیت سے شیعہ متعہ کا جواز ثابت کرتے ہیں۔اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن

(نساء آیت ۲۴)

ہاں جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہو تو انہیں جو مہر معین کیا ہو دے دو۔(ترجمہ شیعہ مفسر سید فرمان علی)

پس معلوم ہوا کہ قرآن کے اس حکم کے مطابق ہی نبی پاکؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تمہیں نکاح متعہ کی اجازت ہے جو تم میں سے کرنا چاہیں کر سکتے ہیں بلکہ اہلسنت مفسرین اور محدثین نے تو حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ جو کہ جلیل القدر صحابی ہیں کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے اس آیت کو قرآن میں یوں پڑھا ہے۔

یہ الفاظ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی کے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

فمستمتعتم به منهن الى اجل مسمى

جس سے صراحتاً حلت ثابت ہوتی ہے۔(۱۱)

شیعہ علامہ آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاء لکھتے ہیں:

غالباً رسول پاکؐ کے ان جلیل القدر صحابی کا مقصود یہ ہوگا کہ پروردگار عالم نے اس کی تفسیر یوں نازل فرمائی ہے۔(۱۲)

---

۱۱) تیسر الباری شرح بخاری ج ۶، ص ۱۱۱

۱۲) اصل واصول شیعہ ص ۱۰۶ مطبوعہ لاہور

علمائے اہلسنت کے معذرت خواہانہ بیانات:

ایک طرف تو علمائے اہلسنت نکاح متعہ کے بارے میں شیعوں کو خوب بدنام کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ ایسے بیانات نقل کرتے ہیں جن سے ان کے موقف کی کمزوری عیاں نظر آتی ہے اور پڑھنے والا سمجھ جاتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔چند علماء کے بیانات ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ عبدالرحمٰن الجزیری لکھتے ہیں:

نکاح متعہ یا وقتی نکاح ان وقتی احکام کے مطابق ہیں جو حالت جنگ میں مصلحتاً دیئے جاتے ہیں کیونکہ لشکر نوجوان اشخاص پر مشتمل تھا اور ان میں اتنی استطاعت نہ تھی کہ مستقل طور پر شادی کر لیتے۔(۱۳)

دوسری جگہ یہی مولانا لکھتے ہیں:

علماء اس پر متفق ہیں کہ نبی ﷺ نے ابتدائے اسلام میں ناگزیر حالات کے تحت اس کی اجازت دی تھی۔(۱۴)

حاشیہ صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی پر لکھا ہے:

قاضی عیاضؒ نے کہا کہ ایک جماعت نے حدیث جواز متعہ کو صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور مسلمؒ نے اس میں

---

۱۳) الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۴، ص ۱۶۸

۱۴) الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۵، ص ۲۵۱ مطبوعہ لاہور

سے ذکر کیا ہے ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور سلمہ بن کوع اور
سبرہ بن معبد جھنی کی روایتوں کو اور ان سب روایتوں میں اس کا جواز
سفر میں مذکورہ ہے نہ کہ حضرت میں اور بوقت ضرورت نہ کہ
بلاضرورت اور ظاہر ہے عرب کا ملک گرم ہے اور اسفار جہاد میں
عورتوں کا ساتھ رکھنا مشکل ہے۔(۱۵)

سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

اصل معاملہ یہ ہے کہ اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں نکاح کے
جو طریقے رائج تھے، ان میں سے ایک ''نکاح متعہ'' بھی تھا یعنی یہ
کہ کسی عورت کو کچھ معاوضہ دے کر ایک خاص مدت کے لیے یہ کہ
کسی عورت کو کچھ معاوضہ دے کر ایک خاص مدت کے لیے اس
سے نکاح کر لیا جائے نبی ﷺ کا قاعدہ یہ تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ
کی طرف سے آپ کو کسی چیز کی نہی کا حکم نہ مل جاتا تھا آپ پہلے
کے رائج شدہ طریقوں کو منسوخ نہ فرماتے تھے بلکہ یا تو ان کے روا
پر سکوت فرماتے یا بوقت ضرورت ان کی اجازت بھی دے دیتے۔
چنانچہ یہی صورت متعہ کے بارے میں بھی پیش آئی۔ ابتداً آپ
نے اس کے رواج پر سکوت فرمایا اور بعد میں کسی جنگ یا سفر کے
موقع پر اگر لوگوں نے اپنی شہوانی ضرورت کی شدت ظاہر کی تو
آپؐ نے اس کی اجازت بھی دے دی کیونکہ حکم نہی اس وقت

---

(۱۵) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴، ص ۱۳

تک نہ آیا تھا پھر جب حکم نہی آ گیا تو آپؐ نے اس کی قطعی ممانعت
فرما دی لیکن یہ حکم تمام لوگوں تک نہ پہنچ سکا اور اس کے بعد بھی کچھ
لوگ ناواقفیت کی بنا پر متعہ کرتے رہے۔ آخر کار حضرت عمرؓ نے
اپنے دور میں اس حکم کی اشاعت کی اور پوری قوت کے ساتھ اس
رواج کو بند کیا۔(۱۶)

سید ابوالاعلیٰ مودودی کا کمزور عذر اور اس کا جواب:

ہم سید الاعلیٰ مودودی جیسے باخبر محقق کے جواب میں یہی عرض کریں گے کہ جب
اعلان رسالت کے بعد پیغمبر اکرمؐ کی مکی زندگی میں ہی قرآن نے دوٹوک اعلان کر دیا
تھا کہ

لا تقربوا الذنیٰ انه کان فاحشه و ساء سبیلا

(بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۲)

زنا کے پاس بھی مت پھٹکو بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی (کی بات)
ہے اور بُری راہ ہے (ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی)

قرآن کے اس واضح حکم کے بعد ہماری سمجھ میں تو یہی بات آتی ہے کہ پیغمبر
اکرمؐ نے جاہلانہ نکاح کے وہ تمام طریقے ختم کر دیئے جن میں زنا کا شائبہ بھی
موجود تھا کیونکہ زنا کو بعض روایات کے مطابق شرک کے بعد دوسرا بڑا گناہ شمار کیا
گیا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں نکاح کے جو طریقے رائج تھے اس کے متعلق بخاری
شریف میں ام المومنین حضرت عائشہ سے ایک حدیث مروی ہے جس کے شروع میں

---

(۱۶) رسائل و مسائل ج ۲، ص ۲۲ مطبوعہ لاہور ایڈیشن ۱۹۹۲ء

ام المومنین بیان فرماتی ہیں کہ

أنَّ النِّكَاحَ فِي الجَاهليّة كان علىٰ أربعةٍ

(بخاری کتاب النکاح)

زمانہ جاهلیت میں عرب لوگ چار طریقہ سے نکاح کرتے تھے

جن کا خلاصہ اس حدیث کے مطابق یہ ہے کہ

1) ایک تو اس طرح جیسے آج کل لوگ نکاح کرتے ہیں۔

2) مرد خود اپنی بیوی کو اجازت دیتا ہے کہ فلاں شخص کو (جو کہ بہت سی خوبیوں کا مالک ہوتا) اپنے ہاں بلا کر اس سے خلوت میں ملاقات کرتا کہ اگر اس سے بچہ پیدا ہو تو مذکورہ شخص والی خوبیوں کا مالک ہو اسے نکاح استبضاح کہتے۔

3) تیسرا کئی مرد مل کر کسی عورت کو کئی روز تک اپنے پاس رکھتے بچہ پیدا ہونے کی صورت میں وہ عورت جس سے اسے منسوب کرتی اسے قبول کرنا پڑتا۔

4) جاهلیت کا چوتھا نکاح یہ تھا کہ مختلف مرد کسی فاحشہ عورت کے گھر آمد و رفت رکھتے اولاد پیدا ہونے پر ان سب مردوں کے سامنے قیافہ شناس کو بلایا جاتا اور وہ قیافہ شناس بتاتا کہ یہ بچہ ان میں سے فلاں شخص کا ہے ام المومنین کی روایت کردہ اس حدیث کے آخر الفاظ اس طرح ہیں کہ

فلما بعث محمدا صلی اللہ علیه وسلم بالحق هدم نكاح الجاهلية كله الا النكاح الناس

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو آپ نے جاهلیت کے تمام نکاح موقوف کر دیئے (یعنی ختم کر دیئے) ایک یہی نکاح باقی رکھا جس کا آج رواج ہے۔

(تیسر الباری شرح بخاری کتاب النکاح جلد نمبر ۷ ص ۵۴ و ۵۵ طبع کراچی)

اسلام اور پیغمبر اسلامؐ نے نکاح کا جو طریقہ باقی رکھا لونڈیو سے تمتع جس کا آج بھی عرب میں رواج ہے۔ نکاح متعہ جس کی هجرت کے بعد مدنی زندگی میں بھی اجازت باقی رہی اور دائمی نکاح کا طریقہ برقرار رکھا باقی رہا مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ نکاح متعہ پر پابندی کا حکم تمام لوگوں تک پہنچ نہ سکا تو ہم کہتے ہیں کہ

کاش مولانا مودودی جیسا مفکر یہ لکھ دیتا کہ نکاح متعہ کی ممانعت کب ہوئی؟ یہ نہی کا حکم کب آیا؟ اتنا اہم حکم قرآن کی کسی آیت میں مذکورہ ہے؟ کیا اتنا اہم حکم صرف زبانی پیغمبرؐ تک پہنچا دیا گیا؟ اس کے لیے کسی آیت کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ مولانا مودودی کا یہ لکھنا کہ یہ حکم تمام لوگوں تک نہ پہنچ سکا اور اس کے بعد بھی کچھ لوگ ناواقفیت کی بنا پر متعہ کرتے رہے' ظاہر کرتا ہے کہ یہ حکم قرآن میں نہیں آیا اگر آیا ہوتا تو تمام لوگوں تک پہنچ جاتا۔ اس بات پر جتنا غور کرتے جائیں' مولانا کا موقف کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ گویا پیغمبر اکرمؐ کا اپنا زمانہ گزر گیا۔ حضرت ابوبکرؓ کا زمانہ خلافت گزر گیا' لوگ نکاح متعہ کرتے رہے۔ حضرت عمرؓ نے آ کر پوری قوت کے ساتھ اس کو بند کیا۔ کیا خدا رسولؐ کے حکم میں قوت موجود نہیں تھی کہ صحابہ کرامؓ اسے تسلیم کر لیتے؟ حضرت عمرؓ کو قوت کیساتھ اسے کیوں بند کرنا پڑا؟ مولانا مودودی کا یہ آخری فقرہ یعنی حضرت عمرؓ نے پوری قوت کے ساتھ اس رواج کو بند کیا' سب

سے حیران کن ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب:

بعض علمائے اہلسنت نے سورہ مومنوں کی آیت نمبر ۶ قرآن کی آیت **الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم**۔ سے متعہ کی حرمت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ ان کی نادانی ہے کیونکہ یہ آیت مکی ہے اور نکاح متعہ کا جائز ہونا مدینہ میں ثابت ہے' اس لیے بعض باخبر علمائے اہلسنت نے خود ایسے لوگوں کو جواب دے دیا۔ مولانا وحیدالزماں حیدرآبادی لکھتے ہیں:

> جن لوگوں نے **الا علی ازواجھم** سے متعہ کی حرمت نکالی ہے ان سے غلطی ہوئی ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور متعہ اس کے بعد باتفاق حلال ہوا تھا۔ (۱۷)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور نکاح متعہ:

جن صحابہ کرام کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ نکاح متعہ کے جائز ہونے کا فتویٰ دیتے تھے ان میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ زیادہ مشہور ہیں۔ بعض علمائے اہلسنت نے ان کے بارے میں ایک عجیب وغریب بات لکھی ہے کہ عبداللہ ابن عباسؓ کو نکاح متعہ کی منسوخی والی روایت نہیں پہنچی تھی۔ جب پہنچ گئی تو انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا' کتنی مضحکہ خیز ہے یہ بات کہ جو صحابی ساری زندگی مدینہ میں رہا ہو اس تک یہ حدیث پہنچ ہی نہ سکی؟ اگر تو حضرت ابن عباسؓ مدینہ سے دور دراز کہیں چلے جاتے پھر تو ایسی بات کہی جا سکتی تھی۔ ان کا تو لقب ہی ''حبر

---

۱۷) تیسر الباری شرح بخاری ج ۶' ص ۱۱۶ شائع کردہ تاج کمپنی

الامت''، یعنی ''امت کے فاضل'' ہے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

> اہل علم کے وہ اقوال میرے سامنے موجود ہیں جن میں ان کے رجوع کا دعویٰ کیا گیا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ دعویٰ مختلف فیہ ہے۔ اس باب میں جو روایات نقل کی گئی ہیں' ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ابن عباسؓ نے اپنی رائے کی غلطی مان لی تھی بلکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ صرف مصلحتاً اس کے حق میں فتویٰ دینے سے پرہیز کرنے لگے تھے۔
>
> فتح الباری میں علامہ ابن حجر ابن بطال کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ **روی اھل مکہ و الیمن عن ابن عباس اباحۃ المتعۃ و روی عنہ الرجوع باسانید ضعیفۃ و اجازۃ المتعۃ عنہ** اہل مکہ و یمن نے ابن عباسؓ سے متعہ کی اباحت نقل کی ہے۔ اگرچہ اس قول سے ان کے رجوع کی روایات بھی آئی ہیں مگر ان کی سندیں ضعیف ہیں اور زیادہ صحیح روایات یہ ہیں کہ وہ اس کو جائز رکھتے تھے۔ آگے چل کر خود ابن حجر تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا رجوع مختلف فیہ ہے۔ (ج ۹' ص ۱۳۸) (۱۸)

حضرت ابن زبیرؓ اور ابن عباسؓ کا مکالمہ:

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ۶۸ ھ میں فوت ہوئے۔ آخری عمر میں بینائی جاتی

---

۱۸) رسائل ومسائل ج ۳ ق ص ۵۳' ۵۴ مطبوعہ ۱۹۹۱

رہی تھی۔ ایک دفعہ حضرت ابن زبیرؓ نے ایک محفل میں طنزاً ان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ کچھ لوگ بصارت کے ساتھ بصیرت کے بھی اندھے ہو گئے ہیں اور متعہ کو جائز کہتے ہیں۔ ابن عباسؓ فوراً بول اٹھے اور فرمایا کہ میں نے پرہیزگاروں کے امام رسول ﷺ کو خود دیکھا ہے کہ انہوں نے خود نکاح متعہ کی اجازت دی۔ (۱۹)

ہم اپنے محترم قارئین کی توجہ اس جانب مبذول کراتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نبی کریم کی وفات کے تقریباً ستاون سال بعد تک زندہ رہے۔ آخری عمر کا واقعہ اوپر ابھی درج ہوا ہے جو انہوں نے حضرت ابن زبیرؓ کے جواب میں فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ تو عمر کے آخری حصے تک نکاح متعہ کے جواز کا ہی فتویٰ دیتے رہے اس لیے یہ دعویٰ کتنا مضحکہ خیز ہے کہ انہوں نے نکاح متعہ کے بارے میں اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا۔

نکاح متعہ کے بار بار حلال اور حرام ہونے کی سرگزشت علمائے اہلسنت کی زبانی:

علمائے اہلسنت نکاح متعہ کے حلال و حرام ہونے کے بارے میں بڑی عجیب بات لکھتے ہیں، جس کا خلاصہ مولانا وحید الزمان نے لکھا ہے یہ مولانا پہلے تو لکھتے ہیں کہ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک نکاح متعہ ناجائز ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھتے ہیں کہ اوائل اسلام میں متعہ درست تھا پھر خیبر کے روز حرام ہوا۔ پھر عمرہ قضاء میں

۱۹) الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۴، ص ۱۶۸ مطبوعہ لاہور صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴، ص ۲۰

درست ہو پھر فتح مکہ کے روز حرام ہوا۔ پھر جنگ اوطاس میں درست ہوا پھر تبوک میں درست ہوا پھر حجۃ الوداع میں حرام ہوا اس بار بار کی حرمت اور حلت سے لوگوں کو شبہ باقی رہا۔ بعض لوگ متعہ کرتے تھے بعض نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں بھی ایسا ہی رہا اور حضرت عمرؓ کے اوائل خلافت میں یہی حلال رہا بعد اس کے حضرت عمرؓ نے اس کی حرمت برسر منبر بیان کی۔ جب سے لوگوں نے متعہ کرنا چھوڑ دیا مگر بعض صحابہ اس کے جواز کے قائل رہے جیسے جابر بن عبداللہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوسعید اور معاویہ اور اسماء بنت ابوبکر اور عبداللہ بن عباسؓ اور عمرو بن حویرس اور سلمہ بن الاکوع اور جماعت تابعین میں سے بھی جواز کی قائل ہوئی ہے۔ (۲۰)

نکاح متعہ کے جائز و حلال ہونے کا اعلان بار بار کیوں ہوا؟

بات آگے بڑھانے سے قبل ہم نے اپنا موقف بیان کر دیں کہ نکاح متعہ آنحضرتؐ کی زندگی میں جائز و حلال تھا اور نبی کریم کی زندگی کے بعد بھی حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی سالوں تک جائز ہی رہا جیسا کہ آئندہ احادیث کی روشنی میں وضاحت کی جائے گی۔ رہا یہ سوال کہ نکاح متعہ کے حلال ہونے کے بارے آنحضرتؐ کو بار بار کیوں اعلان کرنا پڑا؟ جواباً عرض ہے کہ چونکہ ایک طرف تو نت نئے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے تھے اور دوسری طرف آنحضرتؐ کو آئے روز کوئی سفر یا جہاد درپیش رہتا تھا جس میں کئی نو مسلم شامل ہوتے تھے۔ ہر سفر میں

۲۰) موطاء امام مالک ترجمہ مولانا وحید الزمان خان ص ۳۹۰ شائع کردہ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور

نئے مسلمانوں کے پوچھنے پر کہ وہ اپنی اس جائز فطری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کچھ کر سکتے ہیں یا پھر اپنے اعضائے شہوت کو منقطع کرا دیں۔

جیسا کہ بخاری کی روایت ہے۔(۲۱) اس پر شاہد ہے کہ رسول اللہ کو کئی مرتبہ بتا نا پڑا کہ ایسی صورت میں نکاح متعہ جائز حلال ہے۔ اگر کوئی شخص گھر دور ہونے کی بنا پر ضرورت محسوس کرتا ہے تو وہ نکاح متعہ کر سکتا ہے۔ بخاری کے الفاظ ہیں کہ جتنے دن کے لیے عورتیں راضی ہو جائیں ان سے نکاح کر لو۔(۲۲) جس نکاح میں یہ یقین کر لیا جائے کہ یہ اتنے وقت کے لئے ہے۔ اس کو نکاح متعہ کہتے ہیں۔

کیا نکاح متعہ بار بار حرام بھی ہو سکتا ہے؟

یہ سوال کتنا مضحکہ خیز ہے کہ آنحضرت جب بھی خود سفر میں صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے گئے، صحابہ کرام نے گھر سے دوری کی بنا پر اپنی اس ضرورت کا ذکر کیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ نکاح متعہ کر لیں اور پھر واپسی پر اعلان فرمایا کہ اب یہ نکاح حرام ہے پھر دوسرے سفر میں بھی بعض صحابہ کرام یہی سوال اٹھائیں تو آپ پھر اجازت دیں کہ نکاح متعہ کر لیں اور واپسی پر حرام قرار دے دیں پھر تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا یہاں پر ہر ذی شعور کے ذہن میں فوراً چند سوال آتے ہیں کہ

1) کیا زمانہ پیغمبرؐ میں صحابہ کرام اپنے ذاتی کاموں مثلاً کاروبار وغیرہ کے لیے دور دراز کے سفر نہیں کرتے تھے اور انہیں وہاں پر یہ ضرورت پیش نہیں آتی ہوگی۔

(۲۱،۲۲) بخاری ج ۲، ص ۷۴۷،۷۵۷ شائع کردہ محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

2) اس امت کو قیامت تک رہنا ہے۔ لوگوں کو بسلسلہ روزگار اور بسلسلہ تعلیم تو کئی کئی سال گھروں سے دور رہنا پڑتا ہے۔ کیا یہ بات حیران کن نہیں کہ چند روزہ سفر میں آنحضرتؐ خود ساتھ ہوں تو تقریباً ہر دفعہ اجازت دیں کہ عارضی طور پر نکاح کر لو۔ بعد میں قیامت تک ایسی ضرورت کے وقت امت کیا کرے؟

3) تیسرا اہم سوال کہ کیا پیغمبر اکرمؐ بار بار اپنی طرف سے نکاح متعہ کو حلال اور حرام قرار دیتے رہے۔ قرآن میں سورہ نساء کی آیت نمبر ۲۴ "فستمتعتم به منهن فاتون اجورهن" کہ جن عورتوں سے تم نکاح متعہ کرو انہیں ان کے حق مہر ادا کرو۔ میں نکاح متعہ کے جائز ہونے کا بیان ہے لیکن نکاح متعہ کے ناجائز و حرام ہونے پر قرآن خاموش کیوں ہے؟ بعض علمائے اہلسنت سورہ مومنون کی آیت نمبر ۶ پیش کرتے ہیں لیکن اس کا جواب خود علمائے اہلسنت نے دیا ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور نکاح متعہ مدینہ میں بھی جائز رہا۔ اس سلسلہ میں مولانا وحید الزمان کا بیان پیچھے گزر چکا ہے۔

قصہ مختصر یہ کہ نکاح متعہ نہ صرف زمانہ پیغمبرؐ میں حلال رہا بلکہ بعد میں بھی جائز رہا جیسا کہ ذیل میں ہم بیان کرتے ہیں:

نکاح متعہ بعد از زمانہ پیغمبرؐ:

نکاح متعہ کب تک جائز و حلال رہا۔ جلیل القدر صحابی حضرت جابرؓ کی روایت ملاحظہ فرمائیں:

عن عطآء قال قدم جابر ابن عبد الله معتمرا او جئناه فی منزله فساله القوم عن اشیاء ثم ذکروا المتعة فقال نعم استمتعنا علی عهد رسول الله ﷺ و ابی بکر و عمر

عطاؒ نے کہا کہ جابر بن عبداللہ عمرے کے لیے آئے۔ ہم سب ان کی منزل میں ملنے کے لیے گئے اور لوگوں نے ان سے بہت باتیں پوچھیں۔ پھر متعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہم نے رسول ﷺ کے زمانہ مبارک اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے زمانہ خلافت میں متعہ کیا ہے۔ (۲۳)

صحیح مسلم کی دوسری حدیث میں ہے کہ ہم کھجوریں وغیرہ بطور حق مہر دے کر کئی دن کے لیے نکاح متعہ کرتے تھے پیغمبر اکرمؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں "حتی نھی عنہ عمر فی شان عمر ابن حریث" یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اس سے عمر بن حریث کے قصہ میں منع فرمایا۔ (۲۴)

صحیح مسلم ہی کی ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ

ابونضرہ نے کہا کہ میں جابرؓ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ نے دونوں متعوں (یعنی حج تمتع اور عورتوں کے متعہ) میں اختلاف کیا ہے تو جابرؓ نے کہا کہ ہم نے

---

۲۳) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴ ص ۱۶ ترجمہ مولانا وحید الزمان مطبوعہ لاہور

۲۴) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴ ص ۱۶، ۱۷ ترجمہ مولانا وحید الزمان مطبوعہ لاہور

رسول ﷺ کے زمانہ میں دونوں متعہ کیے ہیں پھر ان دونوں سے حضرت عمرؓ نے منع کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے ان دونوں کو نہیں کیا۔ (۲۵)

یہ حج تمتع یا متعۃ الحج کیا ہے؟ اس پر ہم ذرا بعد میں تبصرہ کریں گے البتہ حضرت عمرؓ کے وہ الفاظ جن میں انہوں نے ان دونوں متعوں پر پابندی لگائی تھی اہلسنت عالم مولانا وحید الزمان کی زبانی سنئے۔ وہ اپنی مشہور زمانہ کتاب لغات الحدیث میں حضرت عمرؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ

متعتان کانتا علی عهد رسولؐ الله و انا احرمهما

دو متعہ یعنی حج کا متعہ اور نکاح متعہ آنحضرتؐ کے زمانے میں ہوا کرتے تھے۔ (کیونکہ خود آنحضرتؐ نے ان کو درست کر دیا تھا) لیکن میں ان کو حرام کرتا ہوں۔

یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے حرام کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی طرف سے ان کو حرام کرتے ہیں کیونکہ حرام و حلال کرنا شارع کا منصب ہے نہ کہ حضرت عمرؓ کا بلکہ مطلب یہ ہے کہ میں ان کی حرمت بیان کیے دیتا ہوں تا کہ لوگوں کو اشتباہ نہ رہے۔ (۲۶)

ہم اتنا عرض کرتے ہیں کہ عربی عبارت میں حضرت عمرؓ کے الفاظ تو یہ ہیں کہ "انا احرمھما" یعنی میں حرام کرتا ہوں ان دونوں (قسم کے متعہ) کو پھر مولانا وحید

---

۲۵) صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی ج ۴ ص ۱۷ ترجمہ مولانا وحید الزمان مطبوعہ لاہور

۲۶) لغات الحدیث ج ۴ کتاب "م" ص ۹ طبع کراچی

الزمان کی تاویل کچھ وزن نہیں رکھتی البتہ شیعہ بھی یہی کہتے ہیں کہ حرام وحلال کرنا یا بتلانا پیغمبر اکرمؐ کی ڈیوٹی ہے جن کے پاس وحی آتی ہے۔ آنحضرتؐ کے بعد حضرت علیؑ سے حضرت امام مہدیؑ تک تمام آئمہ اسی حلال وحرام پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔
مولانا وحید الزمان اسی کتاب میں دوسری جگہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں:

استمتعنا علی عهد رسول الله و عهد ابی بکر و صدرا من خلافة عمر حتی قال فیها رجل برائه ماشاء

(حضرت جابرؓ کہتے ہیں) ہم آنحضرتؐ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکرؓ صدیق کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ کی شروع کی خلافت میں برابر متعہ کرتے رہے یہاں تک ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہا (مراد حضرت عمرؓ ہیں انہوں نے متعہ سے منع کردیا)۔ (۲۷)

بلکہ یہی مولانا وحید الزمان اسی کتاب میں حضرت علیؑ کا ایک قول نقل کرتے ہیں۔ جس کے الفاظ یوں ہیں:

لو لم ینه عمر عن المتعة ما زنا الا شقی

حضرت علیؑ نے فرمایا اگر حضرت عمرؓ متعہ سے منع نہ کرتے تو زنا وہی کرتا جو بدبخت ہوتا کیونکہ متعہ آسان ہے اور اس سے کام نکل

۲۷) لغات الحدیث ج ۴، ص ۱۰ کتاب "م"، طبع کراچی

جاتا ہے پھر حرام کاری کی ضرورت نہ رہتی۔ (۲۸)

نکاح متعہ کے بارے میں اہلسنت کے تائیدی بیانات:

نکاح متعہ کے بارے میں علمائے اہلسنت عجیب کشمکش کا شکار ہیں ایک طرف شیعہ کے خلاف غلط پراپیگنڈا کیا جاتا ہے اور سادہ لوح عوام کے ذہنوں میں بے شمار غلط باتیں ڈالی جاتی ہیں لیکن یہ علماء جب احادیث پر نظر ڈالتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ حقائق کو تسلیم کرتے ہیں بلکہ مولانا وحید الزمان جیسے نامور سکالر یہ لکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ

متعہ کی حرمت زنا کی طرح قطعی اور یقینی نہیں ہے اور اگر کوئی شخص سفر کی حالت میں ایسا مجبور ہو کہ اس کو زنا میں پڑ جانے کا ڈر ہو تو وہ متعہ کرسکتا ہے کیونکہ متعہ اختلافی حرام ہے اور زنا اتفاقی حرام زنا کسی شریعت میں کئی بار درست ہوا۔ (۲۹)

اہلسنت مفسر علامہ شبیر احمد عثمانی کا دبے لفظوں میں اعتراف حقیقت:

اہلسنت کے یہ عالم نکاح متعہ کی بحث میں لکھتے ہیں کہ

(متعہ کرنے والی عورت) مرد سے علیحدگی کے بعد فوراً دوسرے مرد سے متعہ کرنا چاہے تو نہیں کرسکتی جب تک ایک دفعہ حیض نہ آجائے اس لیے بالکلیہ اسے زنا نہ کہنا چاہیے۔ (29a)

۲۸) لغات الحدیث ج ۴، ص ۹ کتاب "م"، طبع کراچی

۲۹) ملاحظہ ہو تیسیر الباری شرح بخاری ج ۷، ص ۴۴ طبع کراچی

29a) فتح الملہم ج ۳، ص ۴۴ بحوالہ تدوین حدیث ص ۲۷۴ از مولانا مناظر احسن

سید ابوالاعلیٰ مودودی خود نکاح متعہ کے عدم جواز کے قائل ہونے کے باوجود، لکھتے ہیں کہ

سلف کے ایک گروہ کی رائے میں اس کے جواز کی گنجائش اضطرار کی حالت کے لیے تھی لہذا متعہ کے قائلین اگر انہی کی رائے کی پیروی کرنا چاہتے ہیں تو انہیں کم از کم اس حد سے تجاوز نہ کرنا چاہیے۔(۳۰)

ہم کہتے ہیں کہ شیعہ بے چارے بھی تو ضرورت کے وقت ہی اسے مباح سمجھتے ہیں۔

تفصیل آگے آرہی ہے۔

علمائے اہلسنت کا متفقہ فیصلہ کہ نکاح متعہ کرنے والے پر حد جاری نہیں ہوتی:

مولانا وحید الزمان حیدر آبادی حاشیہ موطاء امام مالک پر لکھتے ہیں:

متعہ کرنے والے پر بالاتفاق زنا کی حد لازم نہیں آتی حضرت عمرؓ نے ڈرانے کے واسطے یہ کہا تا کہ لوگ متعہ سے باز رہیں۔(۳۱)

مولانا عبدالرحمٰن الجزیری لکھتے ہیں:

جو شخص نکاح متعہ کرتا ہے (اس کی پاداش میں) اسے سزا دی

---

۳۰) رسائل و مسائل ج ۳، ص ۵۳ طبع لاہور

۳۱) ملاحظہ ہو موطاء امام مالک ص ۳۹۰

جائے گی لیکن حد (شرعی سزائے زنا) نافذ نہ ہوگی کیونکہ اس کے جائز ہونے کا جو قول ہے اس سے (اس کا خالص زنا ہونا) مشتبہ ہوگیا۔(۳۲)

نکاح متعہ شیعہ کتب کی روشنی میں:

نکاح متعہ کے بارے میں اہلسنت کا نظریہ کیا ہے وہ ہم نے گذشتہ صفحات میں ان کی کتب احادیث وفقہ سے مفصل بیان کر دیا ہے اس سلسلے میں شیعہ نقطہ نظر کے بارے میں امام محمد باقر علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ کو حلال کیا اور کبھی بھی اس کو حرام نہیں کیا یہاں تک کہ آپؐ نے انتقال فرمایا۔(۳۳)

نکاح متعہ کے سلسلے میں شیعہ سنی اختلاف بس اتنا ہی ہے کہ شیعہ اس کے مباح ہونے کے قائل ہیں لیکن اکثر برادران اہلسنت جو یکطرفہ پراپیگنڈا کا شکار ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شیعوں کے ہاں نکاح متعہ کا کوئی خاص نظام ہے جہاں گئے وہیں نکاح متعہ کر لیا حالانکہ جب شیعہ کتب احادیث میں نکاح متعہ کے تمام احکام کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو وہاں صورتحال بالکل مختلف نظر آتی ہے جو کہ انتہائی اختصار کے ساتھ ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

نکاح متعہ میں افراط کی ممانعت:

فروع کافی میں ایسی بہت سی احادیث میں جنہیں علامہ سید علی نقی نے اپنی شہرہ

---

۳۲) ملاحظہ ہو الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۴، ص ۷۰ تا ۷۱ طبع لاہور

۳۳) من لا یحضر الفقیہ ج ۳، ص ۲۷۲ مطبوعہ کراچی

آفاق کتاب ''متعہ اور اسلام'' میں درج کیا ہے ملاحظہ ہوں:

قال سالت ابا الحسن موسیٰ علیہ السلام عن المتعة فقال و ماانت و زاک قد اغناک الله عنها قلت انما اردت ان اعلمها قال هی فی کتاب علی علیه السلام.

(فروع کافی ج ۵' ص ۴۵۲ مطبع تہران ۱۳۹۱ھ ناشر دار الکتب السلامیہ تہران)

علی بن یقطین کی روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نکاح متعہ کے متعلق سوال کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ تمہیں اس کی کیا ضرورت ہے تمہارے تو خدا کے فضل سے بیوی موجود ہے انہوں نے کہا نہیں میں صرف جاننا چاہتا ہوں حضرت علیہ السلام نے فرمایا:

نکاح متعہ کا جواز کتاب علی علیہ السلام میں موجود ہے۔

اسی طرح امام رضاؑ کی روایت ملاحظہ ہو:

کتب ابو الحسنؑ الی بعض مو الیه لا تلحوا علی المتعة فانما علیک اقامة السنه فلا تسفلوا بها عن فرئکم و هر ائرکم (فروع کافی ج ۵' ص ۴۵۳)

امام رضاؑ نے اپنے بعض اصحاب کو خط میں تحریر فرمایا کہ نکاح متعہ میں افراط سے کام نہ لو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لوگ متعہ کی بدولت اپنے گھروں اور گھر والی بیویوں کو چھوڑ بیٹھو۔

تیسری حدیث ملاحظہ فرمائیں:

قال سالت ابا الحسن علیه السلام عن المتعة فقال هی حلال مباح مطلق لمن یفنه الله بالتزویج فلیستعفف بالمتعة فان المستفنی عنها بالتزویج فهی مباح له اذاغاب عنها

سوال کیا گیا متعہ کے متعلق حضرتؑ نے فرمایا وہ حلال و مباح اور جائز ہے اس شخص کے لیے جسے خداوند عالم نے شادی ہو چکنے کے باعث مستغنی نہ کر دیا ہو وہ بے شک متعہ کے ذریعے فعل حرام سے اپنی حفاظت کرے لیکن وہ شخص کہ جس کی شادی ہو چکی ہے اور متعہ کی اسے ضرورت باقی نہیں رہی تو اس کے لیے متعہ اس وقت جائز ہوگا جب وہ کہیں سفر میں جائے اور زوجہ ساتھ موجود نہ ہو۔

بازاری عورتوں سے نکاح متعہ کی سخت ممانعت:

دوسری بہت بڑی غلط فہمی برادران اہلسنت کے ذہنوں میں یہ بیٹھی ہوئی ہے کہ بدکاری کے اڈوں پر بیٹھی ہوئی عورتوں سے بھی نکاح متعہ ہو جاتا ہے حالانکہ اس بات کا بھی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں جس طرح دائمی نکاح پاکدامن عورتوں سے کرنے کے احکام موجود ہیں اسی طرح نکاح متعہ کے لیے بھی عورت کا پاکدامن ہونا شرط ہے۔

فروع کافی سے ابو سارہ کی روایت ملاحظہ ہو:

قال سالت ابا عبد اللهؑ عنها یعنی المتعة فقال لی حلال و لا تزوج الا عفیفة ان الله جل و عز یقول

والذین ھم لفروجھم حافظون

امام جعفر صادقؑ سے پوچھا نکاح متعہ کے متعلق حضرت نے فرمایا جائز ہے لیکن خیال رکھو کہ عورت جس سے عقد کرو پاکدامن ہو خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے باطنی اعضاء کی حفاظت کرتے ہیں۔۔۔

دوسری روایت میں اسے سے بھی زیادہ تفصیل موجود ہے محمد بن فیض کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ایاکم و الکواشف و الدواعی و البغایا و ذوات الازواج قلت و ما الکواشف؟ قال اللواتی یکاشفن و بیوتھن و یوتین قلت فالدواعی قال اللواتی یدعون الی انفسھن و قد عرفن بالفساد قلت فالبغایا؟ قال معروفات بالزنا قلت فذوات الازواج قال المطلقات علی غیر السنة (فروع کافی ج ۵، ص ۴۵۴)

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں تمہیں نکاح متعہ میں پرہیز کرنا ہے۔ کواشف سے اور دواعی سے اور بغایا سے اور ذوات الازواج سے۔ کواشف وہ عورتیں جو ظاہر بظاہر فعل حرام کا ارتکاب کرتی ہیں اور ان کے مکان عام طور پر معلوم ہیں اور وہاں لوگ جایا کرتے اور دواعی وہ کہ جو خود دعوت دیتی ہیں فساد و خرابی کے ساتھ مشہور و معروف ہیں اور بغایا وہ ہیں جو زناکاری کے ساتھ مشہور ہیں۔ ذوات الازواج وہ ہیں جنہیں طلاق صحیح طریقہ پر نہیں دیا گیا۔

(یعنی غیر سنت طریقہ سے طلاق دی گئی ہو۔)

امام رضاؑ فرماتے ہیں:

اذا کانت مشھور بالزنا و لا یتمتع منھا و لا ینکحھا (فروع کافی ج ۵، ص ۴۵۴)

اگر عورت ایسی ہو کہ زناکاری میں مشہور ہے تو اس سے نہ نکاح متعہ کیا جائے اور نہ نکاح دائمی۔

اسی طرح شیخ صدوقؒ من لا یحضرہ الفقیہ میں محمد بن فیض سے روایت کرتے ہیں کہ

امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کواشف، دواعی، بغایا اور ذوات الازواج عورتیں کونسی ہیں جن سے نکاح متعہ کرنا مناسب نہیں آپؑ نے فرمایا کواشف وہ عورتیں جو بے حیا و بے شرم ہیں اور ان کے گھر مشہور ہیں اور ان کے پاس لوگ آتے جاتے ہیں راوی نے پوچھا دواعی سے کون سی عورتیں مراد ہیں آپؑ نے فرمایا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی طرف لوگوں کو دعوت دیتی ہیں بدکاری میں مشہور ہیں راوی نے عرض کی بغایا سے کونسی عورتیں مراد ہیں آپؑ نے فرمایا جو زنا میں مشہور ہیں راوی نے عرض کیا کہ ذوات الازواج کونسی عورتیں ہیں آپؑ نے فرمایا جن کی طلاق غیر سنت طریقہ پر ہوئی ہے۔ (۳۴)

۳۴) من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳، ص ۲۷۳ مطبوعہ کراچی

دائمی نکاح کی طرح نکاح متعہ میں بھی عدت ضروری ہے:

علامہ سید علی نقی مرحوم لکھتے ہیں:

یہ خیال عام طور پر عوام کے دل نشین ہے کہ نکاح متعہ کے لیے عدہ نہیں ہوتا حالانکہ جب ہم متعہ کے احکام شرعی پر نظر ڈالتے ہیں تو اس خیال کو حقیقت سے اتنا فاصلہ معلوم ہوتا ہے جتنا فلک تہم کو زمین سے ۔(۳۵)

واضح رہے کہ علامہ سید علی نقیؒ نے "متعہ اور اسلام" ص ۵۶ تا ص ۶۱۔ پر بارہ عدد فرامین آئمہ نقل کیے ہیں کہ نکاح متعہ میں عدت لازمی شرط ہے۔ چند فرامین ملاحظہ فرمائیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

عدة المتعة خمسة واربعون يوما

نکاح متعہ کا عدہ پینتالیس دن ہے۔

دوسری روایت اس سے ذرا مفصل ہے اس کے الفاظ اس طرح ہیں:

لا يحل ذلک يعرف حتى تنقضي عدتها

کسی دوسرے شخص کو اس کا حق نہیں کہ جب تک پہلے شوہر والا عدہ ختم نہ ہوجائے (اس عورت سے) نکاح کرے۔

(فروع کافی ج ۵، ص ۴۵۸)

اس کے علاوہ تہذیب الاحکام ج ۲، وسائل الشیعہ ج ۳، مستدرک الوسائل ج ۲

۳۵) متعہ اور اسلام ص ۵۵ مطبوعہ لاہور

میں بھی نکاح متعہ کی عدۃ کی تفصیل موجود ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ اگر نکاح متعہ کے دوران شوہر فوت ہوجائے تو عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

نکاح متعہ سے پیدا ہونے والی اولاد اس شخص کی وارث ہوتی ہے:

ایک شخص نے امام رضاؑ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص عورت سے نکاح متعہ کرے اس شرط پر کہ اولاد کا اس سے مطالبہ نہ کرے اور پھر اولاد ہو تو کیا حکم ہے حضرت نے یہ سن کر اولاد کے انکار سے سخت ممانعت فرمائی اور انتہائی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے فرمایا یائیں کیا وہ اولاد کا انکار کردے گا۔

(کافی تہذیب الاحکام من لا یحضرہ الفقیہ)

شیعہ فقہ کی کتابوں میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ نکاح متعہ کے نتیجہ میں جو اولاد پیدا ہوگی ان کو وہی حقوق حاصل ہوں گے جو عقد دائمی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد کو ہوتے ہیں۔(۳۶)

بالغہ رشیدہ باکرہ لڑکی اور نکاح متعہ؟

نکاح متعہ کے مخالفین ومعترضین جب قرآن وحدیث کے مسلمات کے سامنے لاجواب ہوجاتے تو پھر اکثر دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ وہ یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا کوئی شخص یہ برداشت کرسکتا ہے کہ اس کی کسی عزیزہ سے کوئی شخص نکاح

۳۶) قوانین الشریعہ ج ۲، ص ۱۹۷

متعہ کرے ایسے لوگوں کی اکثریت چونکہ اپنی فقہ سے واقف نہیں ہوتی فقہ حنفی کا یہ
مسلمہ مسئلہ ہے کہ بالغہ رشیدہ باکرہ لڑکی اپنی مرضی سے جہاں چاہے اپنا نکاح
خود کر سکتی ہے والدین سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں نکاح متعہ تو اہلسنت اور
شیعوں کے درمیان اختلافی مسئلہ ہے لیکن دائمی نکاح پر اختلاف بھی نہیں پھر فقہ
حنفی اجازت بھی دیتی ہے کہ ایک کنواری لڑکی اپنی مرضی سے نکاح کر سکتی ہے لیکن
اگر کوئی لڑکی اپنا نکاح والدین کو بتائے بغیر کرے تو والدین اس فعل پر نہ صرف یہ
کہ اظہار ناپسندیدگی کرتے ہیں بلکہ اکثر تھانے اور عدالت تک چلے جاتے ہیں۔
بعض مقامات پر تو نوبت قتل تک پہنچ جاتی ہے۔ فقہ جعفریہ میں بیوہ اور مطلقہ عورت
سے نکاح متعہ جائز ہے جبکہ کنواری لڑکی سے نکاح متعہ اکثر فقہا نے نہ صرف مکروہ
کہا ہے بلکہ مرحوم آیت اللہ بروجردیؒ اور آقائے محسن الحکیمؒ آقائے خوئیؒ وغیرہ
کے نزدیک کنواری لڑکی سے نکاح متعہ کرنے کے لیے احتیاط واجب ہے کہ اس
کے والد سے اجازت لی جائے کیونکہ نکاح متعہ کے بعد وہ لڑکی ثیبہ یعنی شوہر دیدہ
کے زمرے میں آجاتی ہے جس طرح طلاق یافتہ عورت ہوتی ہے۔ جس طرح سنی
والدین باوجود جائز ہونے کے یہ برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتے کہ ان کی بیٹی
از خود کہیں نکاح کر لے اسی طرح کوئی شیعہ بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کی
بیٹی ایسا نکاح کرے جس میں کچھ عرصہ بعد وہ مطلقہ کے زمرے میں آجائے اور
اس کا اگر آئندہ عقد کیا جائے تو بتانا پڑے کہ یہ ثیبہ یعنی شوہر دیدہ ہے جو فقہا
کنواری لڑکی کے لیے والد کی اجازت ضروری لکھتے ہیں ان کے پیش نظر غالباً من
لا یحضرہ الفقیہ کی یہ حدیث ہے کہ

ابان نے ابی مریم سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق

سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا وہ کنواری لڑکی جس کا باپ موجود
ہو اس کے باپ کی اجازت کے بغیر اس سے متعہ نہیں کیا جائے
گا۔(۳۷)

نکاح متعہ کے بارے میں ایک بہت بڑی غلط فہمی اور اس کا ازالہ:

نکاح متعہ کے بارے میں یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ بازاری قسم کی عورتوں سے
اور جو بے حیا اور بدکاری میں مشہور ہوں جائز نہیں دوسرا یہ کہ نکاح متعہ میں عدت
لازمی شرط ہے اس سلسلے میں ایک اور انتہائی اہم بات کی طرف ہم اپنے محترم قارئین
کی توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے کسی مرد کے ساتھ نکاح متعہ کیا
اور اس کے بعد دوران عدت وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح متعہ کرتی ہے یا دائمی نکاح
کرتی ہے تو وہ عورت شرعی سزا کی مستحق ہوگی اور اگر مرد کو بھی اس بات کا علم ہو کہ یہ
عورت ابھی عدت گزار رہی تو پھر مرد اور عورت دونوں پر شرعی حد جاری ہوگی۔

محترم علمائے اہلسنت ایک نظر انصاف ادھر بھی:

ہم آخر میں ایک مرتبہ پھر اُن علمائے اہلسنت کو دعوت انصاف دیتے ہیں جو
شیعوں کو بدنام کرنے کے لیے ہر حربہ استعمال کرنا شاید اپنے لیے جائز سمجھتے ہیں
اور نکاح متعہ کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کے سامنے پیش کرتے ہیں کیا ایسے علماء کرام
اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ ان کے اپنے ہاں اس سلسلے میں کتنی وسعت اور سہولت
موجود ہے اور نکاح متعقہ سے بھی آسان راستے موجود ہیں ہم یہاں پر اور ان
اہلسنت کی انتہائی قابل احترام شخصیت اور دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمرؓ کے

---

۳۷) ملاحظہ ہو من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳، ص ۲۷۷ مطبوعہ کراچی

دور کا ایک واقعہ اور اس پر حضرت عمرؓ کا فیصلہ نقل کرتے ہیں عرب اسکالر فقہی انسائیکلوپیڈیا کے مصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی لکھتے ہیں کہ

ایک عورت بھوک سے مجبور ہو کر ایک چرواھے کے پاس آئی اور اس سے کھانا مانگا اس نے اس وقت اسے کھانا دینے سے انکار کیا کہ جب تک وہ اپنے آپ کو اس کے حوالے نے کردے اس عورت نے بتایا کہ اس مرد نے مجھے تین لپ کھجوریں دیں اور اس نے بتایا کہ میں بھوک سے بالکل مجبور تھی اس پر حضرت عمرؓ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا مہر۔مہر۔مہر ہر لپ کھجور مہر اور اس پر سے حد ساقط کردی۔(۳۸)

ممکن ہے کوئی شخص اسے اضطراری واقعہ قرار دینے کی کوشش کرے تو اس سوال کا جواب بھی مذکورہ پروفیسر ڈاکٹر محمد رواس نے دے دیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ

اس چرواھے والے واقعہ میں بھی حد بر بنائے اضطرار ساقط نہیں کی اس لیے کہ حضرت عمرؓ نے کھجوریں دیئے جانے کو مہر قرار دیا اور اس کو شبہ عقد تصور کرکے اسے اضطرار پر فوقیت دی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس واقعہ میں حضرت عمرؓ کے مدنظر کوئی اور ایسا پہلو ہو جس کی بنا پر آپ نے اسے اضطرار نہ قرار دیا ہو۔(۳۹)

بدنام محلوں میں بیٹھنے والی عورتوں کی حوصلہ افزائی کا شرمناک الزام:

اپنی کتب احادیث وفقہ سے بے خبر بعض اھل قلم نکاح متعہ کی من مانی شرح

۳۸) فقہ حضرت عمرؓ ص ۴۵۲ ترجمہ ساجد الرحمٰن صدیقی ایڈیشن سوم ۲۰۰۲ء شائع کردہ۔

۳۹) فقہ حضرت عمرؓ ص ۴۵۲ از ڈاکٹر محمد رواس پروفیسر پیٹر ولیم یونیورسٹی ظہران سعودی عرب ۔

کرتے ہوئے اس کا تعلق بدکاری کے اڈوں پر بیٹھنے والی عورتوں سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ہم گذشتہ صفحات میں لکھ چکے ہیں کہ نکاح متعہ کے بعد عورت کو باقاعدہ عدت گذارنا ہوتی ہے جیسا کہ اھلسنت مفسر مولانا شبیر احمد عثمانی کا بیان بھی پیچھے گزر چکا ہے۔ جبکہ بازاری عورتوں کا عدت والی پابندی سے کیا تعلق اسی وجہ سے ان سے نکاح سے بچنے کا حکم ہے جس کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔اب ہم اس الزام کے جواب میں اھلسنت اسکالر مولانا محمد تقی الدین امینی ناظم شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سابقہ استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ متعدد عربی و اردو کی تحقیقی کتب کے مصنف کا ایک بیان ان کی حال ہی میں شائع ہونے والی تحقیقی کتاب ''احکام الشریعہ میں حالات وزمانہ کی رعایت'' سے نقل کرتے ہیں انہوں نے ''زنا کی اجرت سے حد کا سقوط'' کے زیر عنوان جو کچھ لکھا ہے اس کے اصل الفاظ ممکن ہے ہمارے محترم اھلسنت قارئین کے لیے برداشت کرنا مشکل ہوں ان الفاظ کا نرم سے نرم مفہوم بھی یہ بنتا ہے کہ اگر پیسے دے کر کسی عورت سے جنسی تسکین حاصل کرلی جائے تو امام حنفیہؒ کے نزدیک اس پر حد نہ لگے گی۔(۴۰) پھر یہی مولانا امینی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل سیدنا عمرؓ کا یہ فیصلہ ہے کہ

ایک عورت نے کسی مرد سے مال مانگا اور اس نے کہا کہ اگر تو مجھے اپنے اوپر قابو دے دے تو میں مال دینے کے لیے تیار ہوں اس صورت میں حضرت عمرؓ نے یہ کہہ کر حد ساقط کردی کہ مال اس کا حق مہر ہے۔(۴۱)

۴۰،۴۱) احکام الشریعہ میں حالات وزمانہ کی رعایت ص ۲۷ شائع کردہ الفیصل ناشران و تاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

ان ہردو بزرگوں کے یعنی امام ابوحنیفہؒ اور حضرت عمرؓ کے فیصلوں کی بابت مولانا محمد تقی الدین اپنے تبصرہ میں لکھتے ہیں کہ

مذکورہ تصریح کے مطابق طائفوں اور ان سے متعلق عادی مجرموں پر حدزنا واجب نہ ہوگی۔(۴۲)

واضح رہے کہ مذکورہ بالا دونوں کتب اردو زبان میں مارکیٹ میں عام دستیاب ہیں تحقیق کے خواہشمند خود مطالعہ کرسکتے ہیں لیکن اس کے باوجود جو حضرات مطمئن نہ ہوں وہ مذکورہ بالا پروفیسر ڈاکٹر محمد رواس کے فقہی انسائیکلوپیڈیا کی جلد نمبر ۸ جو کہ فقہ امام حسن بصریؒ کے نام سے اردو ترجمہ ہوچکی ہے اس کے ص ۴۳۸ کا مطالعہ فرمائیں کہ عورت اگر فطری خواہش کے ہاتھوں مجبور ہو تو امام حسن بصریؒ اسے کس چیز کی اجازت دینے کے قائل ہیں۔ اسے ہم نے اس لیے نقل نہیں کیا کہ وہ عبارت پڑھ کر ایک طبقہ خوش ہوگا تو بہت سارے برادران کے دل کو ٹھیس لگے گی جو ہمارا مقصد ہی نہیں ہے البتہ اتنا ضرور ہے کہ وہ عبارت پڑھتے ہوئے زبان رک جاتی ہے آنکھیں بند ہوجاتی ہیں اور سر جھک جاتا ہے اسی لیے ہم وہ شرمناک عبارت نقل کرنے سے معذور ہیں۔

محترم قارئین کو دعوت فکر:

نکاح متعہ کی بحث کو ختم کرتے ہوئے ہم اپنے محترم قارئین کو خواہ وہ کسی بھی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہوں۔ دعوت فکر دیتے ہیں کہ شیعوں کی کسی کے ساتھ ضد

۴۲) احکام الشریعہ میں حالات و زمانہ کی رعایت ص ۲۷ شائع کردہ الفیصل ناشران و تاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

نہیں ہے بلکہ ہم تو فقط وہی کچھ کہتے ہیں جو قرآن وسنت سے ثابت ہے نکاح متعہ کے لیے عورت کی وہی شرائط ہیں جو دائمی نکاح کے لیے ہیں اس میں باقاعدہ حق مہر ہے عدت ہے اور اسے پیدا ہونے والی اولاد اپنے باپ کی وارث ہوتی ہے اگر کوئی شخص پاک دامن رہ سکتا ہے تو ٹھیک بصورت دیگر یہ وقتی نکاح زمانہ رسالت میں بھی ہوتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں بھی ہوتا رہا اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی کچھ عرصہ تک مباح رہا پھر انہوں نے اچانک اس پر پابندی لگادی اس پابندی کو تسلیم نہ کرنے والے فقط شیعہ ہی نہیں بلکہ کئی صحابہ کرامؓ بھی ہیں جن میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا نام زیادہ نمایاں ہے جن کا یہ بیان کتب احادیث وفقہ میں موجود ہے کہ

اللہ عمرؓ پر رحم کرے متعہ تو اللہ کی طرف سے رخصت کی ایک صورت تھی جس کے ذریعے اللہ نے امت محمدیہ پر رحم فرمایا تھا اگر عمرؓ اسے ممنوع قرار نہ دیتے تو کوئی بد بخت ہی زنا کاری کا مرتکب ہوتا۔(۴۳)

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو قرآن وسنت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔(آمین)

۴۳) ملاحظہ ہو فقہی انسائیکلوپیڈیا جلد نمبر ۷ یعنی فقہ عبداللہ ابن عباسؓ ص ۶۳۷ ترجمہ مولانا عبدالقیوم صاحب شائع کردہ ادارہ معارف اسلامی لاہور